106770 ـ گرل فرينڈ كے ساتھ حرام طور پر رہا اور توبہ كر لي اور وہ بھی مسلمان ہو گئی تو اس سے شادی كرلی اب گھر والے اسے طلاق دينے كا كہتے ہيں

سوال

برائے مہربانی ميرا ليٹر پڑھ كر جتنی جلدی ہو سكے اس كا جواب ارسال كريں؛ كيونكہ ميں فتوى كی ويب سائٹس تلاش كر كے اور ليٹر ارسال كر كے جواب كا انتظار كر كے تھك چكا ہوں، جس ويب سائٹ پر بھی ليٹر ارسال كيا اس نے جواب نہيں ديا، تو ان ويب سائٹس كے بارہ ميں ميرا نظريہ تبديل ہوگيا.

اور جب ميں نے آپ كی اس ويب سائٹ پر كچھ فتوى جات كا مطالعہ كيا تو مجھے بہت راحت ملی اور ميں روزانہ ہی آپ كے فتاوى جات پڑھنے لگا، كيونكہ يہ ميرے ليے راحت كا باعث ہيں، ميں نے اپنے كچھ سوالات كے واضح اور شافی جوابات پائے.

برائے مہربانی ميرے سارے سوالات كا حل پيش كريں كيونكہ مجھے يہ سوال سونے بھی نہيں ديتے مجھے شافی جواب كی بہت زيادہ ضرورت ہے؛ كيونكہ ميں بہت تھك چكا ہوں اور بہت زيادہ پريشان ہوں ذہن منتشر ہے اور مجھے خدشہ ہے كہيں ميں وہی غلطی نہ كر بيٹھوں جس سے دور بھاگتا ہوں.

ميرا قصہ يہ ہے كہ: ميں اپنے كی بجائے كسی دوسرے ملك ميں زير تعليم تھا اور آپ جانتے ہيں كہ يورپی معاشرہ كيسا ہے ميں قصہ لمبا نہيں كرنا چاہتا: ميں نے شراب نوشی اور زنا جيسے فحش كام بھی كيے، اور رمضان المبارك ميں روزے بھی نہ ركھتا، بلكہ رمضان المبارك ميں زنا بھی كرتا رہا، ميرے غلطياں و كوتاہياں تو بہت ہيں.

اس اللہ كا شكر ہے جس نے مجھے ہدايت سے نوزا اور ميں نے توبہ كر لی اور مجھے اللہ نے ايك نئی زندگی كی توفيق دی اور مجھے اندھيروں سے نور كی طرف لےآيا، ميں نے رمضان المبارك ميں توبہ كی تھی، ميرے ساتھ ايك عيسائی لڑكی رہتی تھی، جب اس لڑكی نے مجھے توبہ كر كے قرآن مجيد كی تلاوت كرتے اور نماز روزہ كی پابندی كرتے ہوئے ديكھا تو يہ لڑكی اسلام كے قريب ہونے لگی، اور دس رمضان المبارك كے روز يہ لڑكی بھی مسلمان ہوگئی، اور شرعی لباس زيب تن كر كے پردہ كرنا شروع كر ديا، اور قرآن مجيد كی تعليم حاصل كرنے لگی، اور فرض نمازيں اور سنتوں كے ساتھ ساتھ روزے بھی ركھنا شروع كر ديے، اور سيرت نبويہ كا مطالعہ كر كے بہت سارے اسلامی درس بھی سننے لگی.

جس دن اس نے اسلام كا اعلان كيا ميں نے اس سے شادی كر لی، اور ہم اپنی زندگی كے بہترين ايام بسر كر رہے تھے كہ ايك دن ميں نے كڑوی حقيقت جانی جس نے ميری زندگی كو ہی تبديل كر ديا، اور ميں ہر وقت پريشان و غمزدہ رہنا لگا، ميں نے اس لڑكی كی تاريخ معلوم كر لی، اس كا ماضی بالكل ايك اجنبی (آزاد اور خائن) لڑكی جيسا تھا، مجھے معلوم ہوا كہ اس نے مجھ سے كئی ايك بار خيانت كی ہے، ليكن اس نے يہ خيانت اسلام قبول كرنے اور ميری اس كے ساتھ شادی كرنے سے قبل كی تھی، ليكن اس ليے كہ وہ ميری بيوی بن چكی ہے اور پھر ميں عربی النسل ہوں ميں ماضی نہيں بھول سكتا، ميں نے اپنے دين اور اپنے پروردگار كی بھی خيانت كی اور اسلام سے دور رہا ميں پيدائشی

مسلمان ہوں، وہ اسلام کے بارہ میں کچھ نہیں جانتی تھی، لیکن میں اسلام کے بارہ میں بہت کچھ جانتا تھا وہ مجھ سے بہت بہتر ہے کیا واقعتا ایسا ہی نہیں ؟

اسلام اپنے سے قبل ہر گناہ کو ختم کر دیتا ہے، اور توبہ کرنے والا بھی ایسا ہی ہے جیسے کسی کے پہلے کوئی گناہ نہ ہو میں اس کی قدر و احترام کرتا ہوں کیونکہ اس نے یقین کے ساتھ اسلام قبول کیا ہے، وہ بہت روتی رہتی ہے، خاص کر جب قرآن مجید کی تلاوت کرے، اور احادیث نبویہ کا مطالعہ کرتے وقت بھی، اس نے بھی غلطیاں کی تھیں، لیکن اسے اسلام کا علم نہ تھا اور میں نے غلطیاں اور گناہ کیے اور مجھے علم تھا کہ زنا گناہ کبیرہ ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالی شدید العقاب ہے، لیکن انسان خطا کار ہے، اور اس کی سوچ محدود ہے.

مجھے جو تنگی محسوس ہوتی ہے وہ یہ کہ جب مجھے ماضی کا علم ہوا تو میں بہت شدید غصہ میں آ گیا اور ناراض ہوا، اور اسے ایك بار طلاق بھی دے دی، اور دو روز کے بعد میں پھر غصہ میں ہوا اور اسے زدکوب بھی کیا اور بہت زیادہ ناراض ہوا، اور اسے دوبارہ طلاق دے دی، ہمارے درمیان مشکلات بڑھ گئیں، اور میرا غصہ زیادہ ہونے لگا، جب میں غصہ میں ہوتا ہوں تو پاگل کی طرح ہو جاتا ہوں، نہ تو کچھ سوچتا ہوں، اور نہ ہی سمجھ ہوتی ہے کہ زبان سے کیا نکال رہا ہوں، زبان سے جو کچھ نکلتا ہے وہ نکلتا ہی جاتا ہے مجھے کچھ علم نہیں ہوتا.

میں نے دونوں بار سوال اور استفسار کے بعد اس سے رجوع کر لیا، کچھ ایام ہی گزرے کہ ہمارے درمیان پھر جھگڑا ہوا اور میں نے اسے زدکوب کیا، اس نے میری توہین کی تھی لیکن شروع میں کرنے والا تھا، میں نے اسے تیسری بار طلاق دے دی اور جتنی بار بھی طلاق ہوئی میں نادم ہوتا اور روتا اور اس پر شفقت کرتا کیونکہ یہ لڑکی اسلام قبول کرنے کے بعد بہت ہی نیك و صالح بن گئی ہے، مجھے اس کے ضائع ہونے کا خدشہ رہتا ہے، لیکن غصے اور شیطان نے مجھے غلطیاں کرنے پر مجبور کر دیا ہے، تیسری بار طلاق دینے کے بعد میں نے دو رکعت نماز ادا کی اور اللہ کے سامنے رویا بھی، اور اللہ سے دعا کی کہ اگر طلاق واقع ہو گئی ہے تو مجھے فوری طور پر اس سے دور کر دے اور اگر طلاق نہیں ہوئی تو پھر جتنی جلدی ہو سکے میں اس سے رجوع کر لوں، اور یہی ہوا، میں نے اللہ کی توفیق سے اسی رات اس سے رجوع کر لیا، میں نے پڑھا ہے کہ غصہ میں طلاق واقع نہیں ہوتی.

اور جب میری تعلیم مکمل ہوئی تو میں اپنے ملك واپس آ گیا اور میں نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ میں اپنے خاندان والوں سے بات کرونگا تا کہ تم بھی میرے پاس آ سکو، لیکن یہاں معاملہ ہی مختلف ہے، میں نے ایك عرب لڑکی جسے کبھی کسی نے ہاتھ بھی نہیں لگایا کو بہت مختلف پایا، اور ایك اجنبی لڑکی جو مجھ سے قبل بہت سارے مردوں کے ساتھ سوتی رہی میں بہت فرق پایا، یہی چیز مجھے بہت غضبناك کر دیتی ہے اور بعض اوقات تو میں اسے چھوڑنے کا سوچنا شروع کر دیتا ہوں، لیکن اللہ سے ڈرتا ہوں کہ میں بھی تو اس جیسا ہی تھا، اور اب وہ مجھ سے بہتر اور افضل ہو چکی ہے، اب میری عقل اور سوچ ایك عرب لڑکی اور ایك اجنبی لڑکی میں موازنہ کرنے میں مشغول رہتی ہے، اور میرے گھر والے بھی میری شادی کو قبول نہیں کرتے، اور وہ مجھ سے سوال کرنے لگے ہیں:

وہ کون ہے ؟ کیا شادی سے قبل وہ لڑکی تھی ؟ تو میں نے انہیں کہا جی ہاں وہ ایسی نہ تھی، میں نے اس سے شادی اس لیے کی کہ اس نے اسلام قبول کر لیا تھا، اور بہت اچھی مسلمان بن گئی، میں نے اس سے شادی اللہ کی رضا و

خوشنودی کے لیے کی ہے، اور تا کہ میں اپنے گناہوں کا کفارہ ادا کر سکوں، اور اب وہ میرا انتظار کر رہی ہے، اور مسلمان ملك میں رمضان کے روزے رکھنے کی تمنا رکھتی ہے، لیکن میرے گھر والے اس سے انکار کرتے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ و ہ میرے پاس آ جائے تا کہ وہاں رہ کر ضائع نہ ہو جائے، وہ بہت اچھے اخلاق کی مالك ہے اور خاص کر اسلام لانے کے بعد تو اس کا اخلاق اور بھی اچھا ہو چکا ہے، میری نظر میں تو وہ پہلے دور کی ایك اسلامی عورت بن چکی ہے، میں اب بہت ہی عذاب سے دوچار ہوں، جب میں اپنی اور اس کی تاریخ اور ماضی یاد کرتا ہوں تو اپنے دل میں کہتا ہوں اللہ نے اس لڑکی کو میرے لیے گناہوں کا کفارہ بنا کر بھیجا ہے.

کیا طلاق واقع ہو چکی ہے یا نہیں ؟، اور اگر طلاق واقع ہو گئی ہے تو کیا مجھے رجوع کرنے کا حق حاصل ہے تاکہ وہ ایك کفریہ ملك میں اکیلی رہ کر ضائع نہ ہو جائے ؟

مجھ پر کیا واجب ہوتا ہے، کیا میں ایك نیا اسلام قبول کرنے والی بیوی کے ساتھ رہوں، یا کہ ایك عرب مسلمان لڑکی سے شادی کر لوں ؟

میں اپنے گھر والوں کے ساتھ کیا معاملہ کروں، وہ چاہتے ہیں کہ میں اسے طلاق دے دوں، اور اگر میں انہیں راضی کرنے کے لیے بیوی کو طلاق دے دوں تو کیا یہ حرام ہوگا ؟

کیا زنا میری گردن میں قرض ہے کہ ایك دن مجھے اس کی قیمت ادا کرنا پڑیگی ؟ اور میں اس کا ماضی کیسے بھول سکتا ہوں کہ وہ میرے ساتھ کھاتی پیتی اور سوتی جاگتی تھی اور میں اس کے ساتھ مسلمان خاوند بیوی کی طرح رہتا تھا ؟

برائے مہربانی ایسے دلائل ارسال کریں جو اس سلسلہ میں میری معاونت کریں، میں آپ سے شدید گزارش کرتا ہوں کہ آپ مجھے شافی جواب دیں جس کا مجھے بہت عرصہ اور شدت سے انتظار ہے، اور اس لیے بھی کہ جو ویب سائٹس مسلمانوں کی معاونت کے لیے کھولی گئی ہیں ان کے بارہ میں میرا گمان برا نہ ہو جائے، اور خاص کر ان کی معاونت کے لیے جو تباہ ہو کر برے راستے پر چل نکلے ہیں اور میری طرح ضائع ہو رہے ہیں وہ مدد کے محتاج ہیں، چاہے کوئی نصیحت کر کے ہی مدد کریں، (ڈوبنے والے کو تنکے کا سہارا ہی سہی) اے مسلمانوں کے علماء کرام جب تم میری مدد نہیں کرو گے تو میں کہاں جاؤں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ہم امید رکھتے ہیں کہ ہمارے بارہ میں آپ کا گمان اچھا ہی ہوگا، لیکن ہم اس پر خوش نہیں کہ اہل سنت کی دوسری ویب سائٹس کے بارہ میں آپ کا نظریہ سلبی ہو، ہم آپ سے یہی چاہتے ہیں کہ آپ ان ویب سائٹس کو قائم کرنے

والوں کے بارہ میں اچھا گمان رکھیں، اور انہیں معذور سمجھیں، اگر آپ ہمارے اور ان کے پاس آنے والوں سوالات کی تعداد دیکھیں تو ضرور ہم سب کو معذور سمجھنے لگیں گے.

آپ اکیلے نہیں جو جلد جواب حاصل کرنا چاہتے ہیں، اور پھر اس کے متعلق ہر سائل کی رغبت کو پورا کرنا ممکن نہیں ہے، اس لیے ہمارے اور دوسری ویب سائٹس والوں کے لیے عذر موجود ہے، اور کریم وہی شخص ہوتا ہے جو دوسرے کو معذور سجھے یعنی اس کے لیے کوئی عذر تلاش کر لے.

دوم:

اس اجنبی اور کفریہ ملك میں آپ کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ ہمارے اس قول کی تائید و تاکید کرتا ہے جو ہم ہمیشہ کہتے رہتے ہیں کہ ان ممالك کی طرف سفر کرنا جائز نہیں، اور خاص کر جب سفر کرنے والا شخص نوجوان لڑکا یا لڑکی ہو اور ابھی جوانی کی ابتداء ہو، اور شہوت بھی پوری تر ابھر کر آئی ہو.

اس لیے ماں باپ کو ان ممالك میں اپنی اولاد کے حالات کا علم ہونا چاہیے کہ وہاں غالبا افسوس ناك حالت ہی ہوتی ہے، اور وہ دین سے درو رہتے ہیں، اور فحش کام میں پڑ کر صحیح اور مستقیم سلوك سے ہٹ جاتے ہیں، اور شرعی مخالفات کی یہی سزا ہے جو مل کر رہتی ہے.

اس لیے ماں اور باپ پر واجب ہے کہ وہ اپنی اولاد کا خیال کریں، اور ان کے دین اور سلوك کے عوض اپنے بچوں کو تعلیم دلانے کی حرص نہ رکھیں.

سوم:

ہم آپ کو توبہ کرنے پر مبارکباد دیتے ہیں، اور اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے آپ کو کفر و فسوق اور نافرمانی کی راہ سے نکال کر ہدایت کی راہ پر ڈال دیا، آپ کی بجائے کتنے ہی ایسے دوسرے افراد ہیں جو جہالت و گمراہی اور نافرمانی کے اندھیروں میں ڈبکیاں کھا رہے ہیں، اور آپ کی بجائے کتنے ہی ایسے افراد ہیں جو اخلاق کی چوٹیوں فضائل کی بلندیوں سے نیچے گرے ہوئے ہیں، اس لیے آپ کو چاہیے کہ آپ توبہ کے شجرہ کو مضبوطی سے تھام کر رکھیں، اور تقوی و پرہیزگاری کی رسیوں کو مضبوطی سے پکڑ لیں.

اور آپ واپس پہلی حالت پر پلٹنے سے اجتناب کرتے ہوئے ایسے کام مت کریں جو آپ کو پہلے حال میں واپس لے جائے کیونکہ آپ ایسی نعمت میں ہیں جس سے اکثر لوگ محروم ہیں، اس لیے آپ توبہ ترك کر کے اس نعمت کی ناشکری مت کریں.

چہارم:

ہم اپنی بہن کو بھی اسلام قبول کرنے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں، اور اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے اسے توفیق دی اور اسلام کی راہ دکھائی، بلاشك و شبہ وہ اب اپنی پہلی اور اسلام کے بعد والی حالت میں خوب فرق معلوم کر رہی ہوگی، اور اسے کافر اور مسلمان انسان میں عظیم فرق بھی معلوم ہوگیا ہو گا.

اور اسے اس فرق کا بھی علم ہوگیا ہو گا کہ اسلام قبول کرنے سے قبل اس کا دل کتنا تنگ اور خراب تھا، اور اسلام کے بعد اس کے دل میں کیا وسعت و شرح صدر پیدا ہوا ہے، اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ اسے مزید ہدایت و توفیق سے نوازے، اور اسے ہدایت یافتہ اور ہدایت کی راہنمائی کرنے والی بنائے.

پنجم:

یقینا جو شخص ہدایت و راہنمائی سے دور رہتا ہے وہ قول و فعل اور سوچ میں خبط کا شکار رہتا ہے، اور ایسا منہج اور راہ اختیار کرتا ہے جو جن و انس میں سے شیطان کو ہی پسند ہے اور وہ ایسی مبادیات پر زندگی بسر کرتا ہے جو کسی صحیح نص کے موافق نہیں، اور نہ ہی اسے عقل صریح قبول کرتی ہے، آپ اس کی مثال " خیانت " کی اصطلاح سے لے سکتے ہیں!

ان کے نزدیك اس کا معنی یہ ہے کہ عاشق اپنی معشوق کی خیانت کرے یا پھر معشوق اپنے عاشق کی خیانت کرتی ہو! ہو سکتا ہے عورت خاوند والی ہو، اور اپنے عاشق کے ساتھ اپنے خاوند کی خیانت کرتی ہو، پھر جب وہ عورت جب اپنے عاشق کو کسی دوسری عورت کے ساتھ دیکھے تو رونے لگے، اور نوحہ کرے اور اس کی توہین کرے، ہو سکتا ہے اسے مارے بھی! کیوں اس لیے کہ اس نے اس عورت کے ساتھ خیانت کی ہے!! گویا کہ اس عورت نے اپنے خاوند کی خیانت نہیں کی، اور ایسے ہے جیسے اس نے کوئی گناہ ہی نہیں کیا، بلکہ وہ سارا عتاب اور عیب اپنے خائن عاشق پر تھوپ رہی ہے!

تو یہ لوگ کون سی مبادیات پر جی رہے ہیں؟ اور کس منطق پر چل رہے ہیں ؟.

اور اگر آپ افسوس کرنا ہی چاہتے ہیں تو اس مسلمان شخص پر افسوس کریں جو اپنے پروردگار کے ساتھ خیانت کا مرتکب ہو رہا ہے، اور نہ تو وہ اللہ کے ساتھ خیانت کو جانتا ہے اور نہ ہی اسے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیانت کی پہچان ہے، اور نہ ہی اپنے دین کے ساتھ خیانت کو سمجھ رہا ہے، لیکن وہ اپنی محبوبہ اور معشوق کی خیانت کو شمار کرنا کر کے پیٹ رہا ہے، حالانکہ وہ خود اس کے ساتھ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوتا ہے، حالانکہ پہلے تو وہ خود اللہ اور اس کے رسول اور دین اسلام کا خائن ہے.

میرے سائل بھائی:

آپ اس عورت کو ملامت کر رہے ہیں جو آپ کے اور کسی دوسرے کے ساتھ سوتی رہی اور وہ کافرہ تھی! لیکن آپ

اپنے آپ کو کیوں ملامت نہیں کرتے کہ آپ نے وہ کچھ کیا جو آپ کے لیے حلال نہ تھا اور آپ اسلام کے دعویدار اور اسلام کی طرف منسوب ہیں ؟!.

آپ اس عورت کو ملامت کر رہے ہیں جو اسلام قبول کر کے ایك اچھی مسلمان ہو چکی ہے، جو کفر کی حالت میں فسق و فجور کی مرتکب تھی؟!.

آپ کا موقف تو بہت ہی کمزور ہے، اور آپ کوم لامت و عیب لگانے کا کوئی حق حاصل نہیں، نہ تو اس کے کافرہ ہوتے ہوئے، اور نہ ہی اس کے مسلمان ہوتے ہوئے، کیونکہ جب وہ کافرہ تھی تو اس کا کفر اس کے ہر گناہ سے بڑا گناہ تھا، اور جب وہ کافرہ تھی تو اسے فحش کاموں سے روکنے والا کوئی چیز نہ تھی.

اور جب وہ اسلام لے آئی تو اس کے اسلام نے اس کے پچھلے سارے گناہ اور غلطیاں مٹا ڈالیں، جب اس نے اسلام قبول کر لیا تو اللہ سبحانہ و تعالی نے اس کی ساری برائیاں اور گناہ نیکیوں میں بدل ڈالیں! تو پھر آپ کس وجہ سے اس کے کافرہ ہونے یا مسلمان ہونے پر عیب لگاتے اور ملامت کرتے ہیں ؟!

امام مسلم رحمہ اللہ نے عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ:

" جب اللہ تعالی نے میرے دل میں اسلام ڈال دیا تو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا:

" اپنا دایاں ہاتھ بڑھائیں تا کہ میں آپ کی بیعت کروں، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ بڑھایا عمرو بن عاص بیان کرتے ہیں میں نے اپنا ہاتھ روك لیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اے عمرو کیا ہوا ؟

وہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا: میں ایك شرط لگانا چاہتا ہوں، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا شرط لگانا چاہتے ہو ؟

میں نے عرض کیا:

یہ کہ مجھے بخش دیا جائے.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اسلام اپنے سے ماقبل سب گناہوں کو ختم کر دیتا ہے، اور ہجرت اپنے سے قبل سب گناہ دھو ڈالتی ہے، اور حج اپنے سے قبل سب غلطیاں صاف کر دیتا ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (121).

اور امام بخاری اور مسلم رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے کہ:

کچھ مشرک لوگوں نے بہت زیادہ قتل کیے اور بہت زیادہ زنا کا مرتکب ہوئے اور وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کرنے لگے:

آپ جو کہتے اور جس کی دعوت دیتے ہیں وہ بہت اچھی چیز ہے، لیکن اگر آپ ہمیں یہ بتائیں کہ ہم نے جو کچھ کیا ہے اس کا کوئی کفارہ بھی ہے ؟

تو یہ آیت نازل ہوئی:

اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی اور کی عبادت نہیں کرتے، اور نہ ہی اللہ کی جانب سے حرام کردہ جان کو ناحق کرتے ہیں، اور نہ ہی زنا کے مرتکب ہوتے ہیں .

اور یہ آیت نازل ہوئی:

آپ کہہ دیجئے اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنے آپ پر ظلم و زیادتی کی ہے وہ اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں .

صحیح بخاری حدیث نمبر (4436) صحیح مسلم حدیث نمبر (174).

چنانچہ ان مشرك لوگوں نے بہت زیادہ قتل بھی کیے اور بہت زنا بھی، تو دیکھیں اللہ سبحانہ و تعالی نے ان کے لیے کیا نازل فرمایا، اللہ سبحانہ و تعالی نے ان کے لیے نازل فرمایا کہ ان کی ساری برائیاں نیکیوں میں تبدیل کر دی جائینگی.

اور سابقہ حدیث میں ہے کہ اسلام قبول کرنا اپنے سے قبل سب گناہوں کو دھو ڈالتا ہے، تو اس کے بعد آپ کے لیے کیا عذر رہ جاتا ہے ك اس عورت نے جاہلیت میں جو کچھ کیا اس پر آپ اس کا محاسبہ کرتے پھریں؟!

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے:

" جب انسان اپنے گناہ سے توبہ میں سچا ہو چاہے وہ گناہ کتنا ہی بڑا اور شرك یا زنا یا قتل یا حرام مال کھانا ہی کیوں نہ ہو، اور وہ شخص اپنے گناہ پر نادم ہو اور حقوق حقداروں کو واپس کر دے یا پھر وہ اسے معاف کر دیں، اور پھر توبہ کے بعد وہ نیك و صالح اعمال کرے تو اللہ تعالی اس کی توبہ قبول فرماتا ہے، اور اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے، بلکہ اس کے سارے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل فرما دیتا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو جسے قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے وہ اسے ناحق قتل نہیں کرتے، اور نہ ہی وہ زنا کا ارتکاب کرتے ہیں، اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائیگا .

اسے قیامت کے دن دوہرا عذاب کیا جائیگا، اور وہ ذلت و رسوائی کے ساتھ ہمیشہ اسی میں رہےگا .

سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیك و صالح اعمال کریں، ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالی نیکیوں میں بدل دیتا ہے، اور اللہ تعالی بخشنے والا مہربانی کرنے والا ہے .

اور جو شخص توبہ کرے اور نیك و صالح عمل کرے وہ تو (حقیقتا) اللہ کی طرف سچا رجوع کرتا ہے الفرقان (68 ـ 71).

اور ایك مقام پر ارشاد ربانی ہے:

ان لوگوں کو کہہ دیجئے جنہوں نے کفر کیا اگر وہ اپنے کفر سے رك جائیں تو ان کے پچھلے سب گناہ معاف کر دیے جائیں گے الانفال (38).

اور ایك اور مقام پر اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

کہہ دیجئے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ، یقینا اللہ تعالی سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے، واقعی وہ بڑی بخشش و رحمت والا ہے الزمر (53).

اور یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو فرمایا تھا:

اور تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ، کیونکہ اللہ کی رحمت سے تو کافر لوگ ہی ناامید ہوتے ہیں یوسف (87).

اس کے علاوہ اس موضوع کے متعلق اور بھی بہت ساری آیات ہیں، اور احادیث نبویہ میں بھی توبہ کی ترغیب دی گئی ہے، اور اللہ کی رحمت اور اس کی بخشش کی امید کی رغبت دلائی گئی ہے، اور پھر توبہ کا دروازہ تو مغرب کی جانب سے سورج طلوع ہونے تك یا پھر موت آنے تك کھلا ہے.

اس لیے جو شخص بھی گناہ کا ارتکاب کر بیٹھے اسے اللہ کے ہاں توبہ کرنی چاہیے، اور اپنے کیے پر نادم ہو، اور حقداروں کو ان کے حقوق واپس کرے، یا پھر ان سے معافی مانگ لے، اور اللہ سبحانہ و تعالی کے ساتھ حسن ظن رکھتے ہوئے اس کی رحمت کی امید کرے، چاہے اس کا گناہ کتنا بھی بڑا ہو، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کی رحمت تو بہت زیادہ وسیع ہے، اور اس کی بخشش بہت زیادہ ہے، اس شخص کو چاہیے کہ وہ اللہ کی ستر پوشی کی امید

رکھتے ہوئے ستر پوشی اختیار کرے، اور اسے ختم مت کرے، اور اللہ تعالی سے ممد و معاون ہے.

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن قعود.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ و الافتاء (24 / 296 ـ 297).

اس لیے آپ کو اس کے بارہ میں کچھ علم ہوا اس کے بعد آپ کے جذبات بھڑکنے اور غضبناك ہونے کی کوئی وجہ نہیں، اور نہ ہی آپ اسے زدکوب کر سکتے ہیں، کیونکہ وہ اسلام قبول کر چکی ہے، اوراپنے سابقہ دین اور اپنی تاریك تاریخ کو طلاق دے چکی ہے، پھر اس کی جاہلیت پر کس لیے اس کا محاسبہ ہو سکتا ہے.

اور خاص کر جب آپ خود بھی اس کی تاریخ کا ایك حصہ اور ورق بن چکے ہیں؟! اور آپ نے خود اس کے ساتھ قبیح و شنیع فعل بھی کیا، حالانکہ آپ خود کو مسلمان کہتے ہوئے اسلام کی طرف منسوب تھے جو آپ کے لیے ایسے افعال کو حرام کرتا ہے، اور وہ عورت تو آپ کے اس دین کی طرف منسوب نہ تھی جو اسے ان افعال سے منع کرتا، بلکہ آپ خود ان کفار کی نقالی اور ان کے رسم و رواج اور عادات پر راضی ہو کر ان جیسے افعال کرنے لگے، اور اس نے تو اس میں کوئی مخالفت نہیں کی!.

ششم:

ہمیں تو آپ کی کلام سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ عورت اسلام قبول کر چکی ہے، اور اس نے اسلام کو اچھی طرح قبول کر کے اس پر عمل بھی کرنا شروع کر دیا ہے، لگتا ہے کہ کئی ایك جانب سے وہ عورت آپ سے بہتر اوراچھی ہے، اس لیے جب وہ آپ کی بیوی بننے پر راضی ہو چکی ہے تو آپ کے لیے ضروری ہے کہ آپ اس کے ساتھ حسن معاشرت سے پیش آئیں، اور اس کے عزم کو قوی بنائیں، اور آپ ہر طرح سے اس کا ساتھ دیں اور اس کی مدد و تعاون کریں.

ہفتم:

خاص کر اسے طلاق دینے کے متعلق گزارش یہ ہے کہ:

آپ کسی ایسے اہل علم سے رابطہ کریں جس کو آپ ثقہ سمجھتے ہوں اسے اپنا موقف بیان کریں اور طلاق دیتے وقت جو حقیقت حال تھی وہ واضح کریں، کیونکہ غصہ کے کئی ایك درجات ہیں ہر غصہ میں طلاق واقع ہو جاتی ہے، اور

نہ ہی ہر غصہ کی حالت میں طلاق کے عدم وقوع کاحکم لگایا جا سکتا ہے، بلکہ غصہ والے اس شخص کی طلاق واقع نہیں ہوتی جو غصہ کی حالت میں اپنے ہوش و حواس پر مکمل کنٹرول کھو بیٹھے.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ہوش و حواس کھو جانے کی صورت میں نہ تو طلاق ہے اور نہ ہی غلام کی آزادی "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2193) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2046) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اغلاق" کا معنی یہ ہے کہ: انسان کی عقل پر پردہ پڑ جائے حتی کہ وہ بغیر ارادہ ہی کوئی کام کر بیٹھے.

دیکھیں: لقاءات الباب المفتوح (130) سوال نمبر (20).

اور شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کہتے ہیں:

" جو شخص غصہ کی حالت میں اپنے قول کا تصور کر سکتا ہو اس کی طلاق واقع ہو جائیگی، لیکن وہ شخص جسے غصہ کی حالت میں پتہ نہ چلے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے تو اس کی طلاق واقع نہیں ہو گی "

دیکھیں: الملخص الفقهی (2 / 308).

غصہ کی حالت میں طلاق کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ درج ذیل سوالات کے جوابات کا مطالعہ کریں:

سوال نمبر (22034) اور (45174) اور (6125) اور (72439).

اگر تو سابقہ تینوں حالات میں آپ کی طلاق واقع ہوچکی ہے تو پھر وہ عورت آپ کے لیے حرام ہے، اور آپ کے لیے اسے اپنی عصمت میں واپس لانا حلال نہیں، ہاں یہ ہے کہ اگر وہ کسی اور شخص سے رغبت کے ساتھ نکاح کرے اور وہ شخص اس سے دخول بھی کر لے، پھر بعد میں وہ شخص یا تو فوت ہو جائے، یا پھر کبھی اپنی مرضی سے اسے طلاق دے دے، اور اگر تین طلاقوں میں سے کوئی ایك واقع نہیں ہوئی تو پھر آپ کے لیے وہ باقی رہے گی جو بقایا بچی ہوں، چنانچہ اس طرح آپ کو اس سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہے، اس کو جاننے کے لیے آپ کسی قابل اور ثقہ عالم دین سے ملاقات کریں، تا کہ آپ نے جو کچھ کیا ہے وہ اس کی تفصیل معلوم کر کے آپ کو بتائے.

ہشتم:

اس بیوی ۔ اگر تو وہ اب تك آپ كی بیوی ہے ۔ كے بارہ میں ہم آپ كو یہ نصیحت كرتے ہیں كہ آپ اسے اپنے پاس لانے كی كوشش كریں؛ تا كہ وہ كافر معاشرے سے چھٹكارا حاصل كر سكے جس میں فتنہ و فساد پایا جاتا ہے جہاں وہ ابھی تك رہ رہی ہے، لیكن شرط یہ ہے كہ آپ اپنے ساتھ یہ عہد كریں كہ آپ اس كے ساتھ حسن معاشرت كریں گے، اور اچھے طریقہ سے پیش آ كر بہتر سلوك كریں گے، اور اسے اسلام سے قبل اس كے ماضی كی عار نہیں دلائیں گے اور نہ ہی غلط ماضی كا طعنہ دیں گے، اور اس كے متعلق آپ كو جو كچھ علم ہو چكا ہے اس كا آپ پر كوئی اثر نہیں ہوگا.

اس لیے اگر آپ ایسا كرنے كی استطاعت ركھتے ہیں تو پھر آپ اسے اپنے پاس بلائیں اور ایك اسلامی گھرانہ اور خاندان تعمیر كریں، اور اگر آپ ایسا نہیں كر سكتے تو پھر اسے اپنے ملك میں ہی رہنے دیں، ہو سكتا ہے اللہ تعالی اسے كوئی آپ سے بہتر شخص عطا فرما دے، اور ہو سكتا ہے آپ كو اس سے كوئی بہتر عورت مل جائے.

اور آپ كا یہ كہنا: " میں اس كا ماضی كیسے بھول سكتا ہوں كہ وہ میرے ساتھ سوتی اور جاگتی اور كھاتی پیتی اور میں اس كے ساتھ ایك مسلمان خاوند اور بیوی كی طرح رہتا تھا ؟

ہمیں اجازت دیں كہ ہم ۔ ہمارے عزیز مسلمان بھائی ۔ آپ كے كان میں راز والی بات كہیں كہ آپ اپنا ماضی كیسے بھول سكتے ہیں ؟!

بلكہ آپ اپنے پروردگار سے اپنے ماضی كی كس طرح معافی و بخشش مانگ سكتے ہیں، اور آپ خود تو اللہ كے بندوں كو معاف نہیں كر رہے، اور ان كے ماضی كو معاف نہیں كرتے بلكہ اسے كرید رہے ہیں ؟!

اس بنا پر اگر آپ حقیقتا یہ ماضی اپنے ساتھ ركھ رہے ہیں اور یہی آپ كی مراد ہے تو پھر ہم آپ كو یہ نصیحت بالكل نہیں كرتے كہ آپ اسے اس كے ملك سے لا كر اپنے پاس بسائیں، بلكہ آپ اس كی جان چھوڑ دیں اور آزاد كر دیں، اور اس كے سارے حقوق ادا كریں.

اور اگر آپ اس ماضی كو بھولنے كے لیے تیار ہیں اور اس كے اسلام قبول كرنے اور اس كی توبہ كے بعد اس كے ساتھ زندگی گزارنا چاہتے ہیں تو پھر كسی اور عورت كی بجائے یہ عورت ہی آپ كے لیے بہتر اور اچھی ہے.

نہم:

رہا مسئلہ آپ كے خاندان والوں كا مطالبہ كہ اسے طلاق دو تو اس سلسلہ میں گزارش ہے كہ اس مسئلہ میں آپ كے لیے ان كی اطاعت واجب نہیں، اور آپ كے خاندان اور گھر والوں كو اللہ كا ڈر اور تقوی اختیار كرنا چاہیے كہ وہ آپ اور آپ كی بیوی كے مابین علیحدگی كرنا چاہتے ہیں.

اور اگر آپ اسے اپنی بیوی بنا کر رکھنا چاہیں تو اس میں آپ والدین کے نافرمان نہیں ٹھریں گے، بلکہ آپ اور آپ کی بیوی کے مابین قطع رحمی اور علیحدگی کرانے کی کوشش کا گناہ تو آپ کے والدین کو ہوگا، اگر آپ بیوی کو نہ چھوڑیں.

مزید آپ سوال نمبر (47040) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

دہم:

رہا آپ کا یہ سوال:

" کیا زنا میری گردن پر قرض ہے کہ ایك دن مجھے اس کی قیمت چکانا ہو گی ؟

اس کا جواب یہ ہے کہ: اگر تو آپ صدق دل سے اللہ کے ہاں توبہ کریں جیسا کہ آپ اپنے متعلق کہہ رہے ہیں تو امید ہے کہ قرض نہیں ہوگا، اور آپ کا اس پر مؤاخذہ نہیں کیا جائیگا؛ توبہ کرنے والوں کے لیے بخشش اور اسے نیکیوں سے بدل دینے کے وعدہ کا اوپر بیان ہو چکا ہے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کے گناہوں کو بخش دے، اور جہاں کہیں بھی خیر و بھلائی ہو وہ آپ کے مقدر میں کرے، اور آپ کو وہ کچھ کرنے کی توفیق دے جس میں آپ کی حالت کی اصلاح ہو.

واللہ اعلم .